جمعہ 28 مارچ 2003ء 24 محرم 1424 ہجری - 28 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 67

عبادت گزاروں کا مشورہ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر آپ کے بعد ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بارہ میں قرآن میں کوئی واضح حکم نہ ہو اور نہ ہی آپ کے کسی ارشاد کا علم ہو تو پھر ہم کیا کریں آپ نے فرمایا میری امت کے عبادت گزاروں کو جمع کرو اور ان کے ساتھ مشاورت کرو- صرف اکیلی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرنا-

(درمنثور جلد نمبر 6 ص 10 سورہ الشوریٰ اعلام الموقعین جلد 1 ص 65)

قیام نماز، مطالعہ کتب مسیح موعودؑ، نظام وصیت میں شمولیت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے مشورے

جماعت احمدیہ پاکستان کی 84 ویں مجلس مشاورت 2003ء کا انعقاد

صدارت حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے فرمائی جو پہلی مجلس شوریٰ 1922 کے بھی ممبر تھے

جماعت احمدیہ پاکستان کی 84 ویں مجلس مشاورت مورخہ 21-22-23 امان 1382 ہش / مارچ 2003ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے امسال مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی- بیرون جات سے آنے والے نمائندگان کی رہائش کا انتظام دارالضیافت، سرائے فضل عمر، سرائے محبت اور گیسٹ ہاؤس انصاراللہ پاکستان میں کیا گیا تھا- جہاں کارکنان اور رضا کاران ان کی خدمت کے لئے ہمہ وقت موجود تھے- مختلف مقامات پر پھولوں کی سجاوٹ کی گئی اور اہالیان ربوہ نے اس موقع پر ربوہ کو وقار عمل کے ذریعہ غریب دلہن کی طرح سجا دیا تھا-

افتتاحی اجلاس

مورخہ 21 مارچ 2003ء بروز جمعۃ المبارک 3:45 بعد دوپہر ایوان محمود میں مجلس مشاورت کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا- سب سے پہلے سیکرٹری مجلس مشاورت مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سنایا کہ حضور انور نے امسال حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو صدر مجلس مشاورت مقرر فرمایا ہے- اس اعلان کے بعد حضرت مرزا صاحب کرسی صدارت پر تشریف لائے اور تلاوت قرآن کریم کے ساتھ باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا جو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کی- جس کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور مختصر افتتاحی خطاب فرمایا-

نمائندگان شوریٰ کو نصائح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ رائے دیتے وقت دیانتداری کے ساتھ کام لینا چاہئے کیونکہ یہ انتہائی سنجیدہ ادارہ ہے- اور اس ادارہ کے ذریعہ اللہ کے حکم شاورھم فی الامر کی تعمیل ہوتی ہے- رائے بار بار دہرائی نہ جائے تا وقت ضائع نہ ہو- اگر کسی کے دلائل کا رد کرنا ہو تو اس کا نام لئے بغیر اپنے دلائل دیں- اخلاص اور دیانت کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے مشورہ دیں- یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب حضور انور اس مقدس مجلس میں خود تشریف لا کر رونق بخشیں اور ہم حضور کی دلوں کو پاک کرنے والی باتوں سے متمتع ہوسکیں-

سب کمیٹیز کا قیام

افتتاحی خطاب کے بعد صدر مشاورت نے مکرم فضل الرحمان خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کو اپنی معاونت کے لئے بلایا جس کے بعد تجاویز مشاورت کے لئے سب کمیٹیز کا تقرر ہوا-

امسال مجلس مشاورت میں چار تجاویز (1) قیام نماز (2) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود (3) نظام وصیت میں شمولیت اور (4) بیروزگاری کے خاتمہ کے بارہ میں تھیں- پہلی دو تجاویز کے لئے ایک سب کمیٹی کے 32 ممبران تجویز کئے گئے- اس کمیٹی کے صدر مکرم نعیم احمد خان صاحب کراچی اور سیکرٹری مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ مقرر ہوئے-

نظام وصیت میں شمولیت کی بابت تجویز کے لئے 34- اراکین پر مشتمل ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے صدر مکرم بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب راولپنڈی اور مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی سیکرٹری مقرر ہوئے-

بے روزگاری کے مسئلہ کی تجویز پر غور کے لئے تیسری سب کمیٹی جو کہ 29- اراکین پر مشتمل تھی اس کے صدر مکرم ملک طاہر احمد صاحب لاہور اور سیکرٹری مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ مقرر ہوئے- ان سب کمیٹیز کے اجلاسات رات 8:45 بجے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں منعقد ہوئے جس میں تجاویز کے لائحہ عمل کے لئے سفارشات تجویز کی گئیں- پانچ بج کر پچیس منٹ پر مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا- نمائش نے 6 بجے حضور انور کا لائیو خطبہ جمعہ اپنی اقامت گاہوں پر سنا جس کے بعد طعام پیش کیا گیا-

22 مارچ - پہلا اجلاس

22 / مارچ بروز ہفتہ صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے کی- پہلے اجلاس میں محترم صدر صاحب مجلس مشاورت کی معاونت مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر ضلع کراچی نے کی-

سب سے پہلے گزشتہ سال 2002ء کی مجلس مشاورت کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹس پیش کی گئیں بدرسومات کے خلاف جہاد کے بارہ میں فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جبکہ صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کی تعمیل کی رپورٹ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پیش کی- سیکرٹری مجلس مشاورت مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب نے ایوان میں دوران سال آمدہ وہ تجاویز پیش کیں جو شوریٰ میں پیش نہیں کی گئیں- اس کے بعد مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے مستحق طلبہ کے لئے مالی معاونت کی تحریک اور اس سلسلہ میں نظارت کی کارکردگی پیش کی-

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی تجویز تھی کہ نمازوں کے قیام کے سلسلہ میں بہت زیادہ بیداری کی ضرورت ہے اور اس کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے تا حضور انور کی خواہش کے مطابق ہر احمدی گھرانہ نمازیوں سے بھر جائے- اس تجویز پر سب کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات مکرم نعیم احمد خان صاحب صدر سب کمیٹی نے پیش کیں- جس کے بعد اراکین شوریٰ کو اظہار رائے کے لئے دعوت دی گئی- اراکین نے اس پر اظہار خیال اور مشورے دیئے- کمیٹی کی سفارشات کو ایوان نے اتفاق رائے سے منظور کرلیا جس کے بعد طعام و نماز ظہر و عصر کا وقفہ ہوا-

دوسرا اجلاس

سہ پہر چار بجے اجلاس کی کارروائی دعا کے ساتھ شروع ہوئی- محترم صدر مجلس مشاورت نے مکرم انجینئر ارشاد احمد خان صاحب امیر ضلع پشاور کو اپنی معاونت کے لئے بلایا- تجویز نمبر 2 جماعت اٹک نے پیش کی تھی کہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے بارہ میں لائحہ عمل تجویز کیا جائے- اس بارہ میں سب کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات مکرم نعیم احمد خان صاحب صدر سب کمیٹی نے پڑھ کر سنائیں جس کے بعد اراکین کو دعوت مشورہ دی گئی

باقی صفحہ 2 پر

IAAAE کا سالانہ کنونشن

IAAAE کا 23 واں سالانہ کنونشن مورخہ 30 مارچ 2003ء بروز اتوار صبح 9 بجے انصاراللہ پاکستان کے ہال میں منعقد ہوگا- نیز صنعتی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے- تمام مرد و خواتین کو اس معلوماتی پروگرام میں شرکت کی بھرپور دعوت ہے-

(چیئرمین IAAAE)

فضل عمر ہسپتال کے فون نمبرز

احباب کیلئے اطلاعاً تحریر ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے رابطہ کرنے کیلئے درج ذیل فون نمبرز سے استفادہ کیا جاسکتا ہے- 213970-211373

فون 213909 صرف بیگم زبیدہ بانی ونگ کیلئے مختص ہے-

اعلان داخلہ مدرسۃ الحفظ ربوہ

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ برائے سال 2003ء کیلئے درخواست ارسال کرنے کی آخری تاریخ 10- اپریل 2003ء ہے- والدین درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1978ء (2)

30 مئی — امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جان ٹوریٹس سٹیٹ میڈل کا اعزاز دیا گیا۔ آپ یہ اعزاز پانے والے چوتھے سائنسدان تھے۔

31 مئی — حضور کی ہیگ سے لندن میں آمد۔

2 تا 4 جون — لندن میں کسر صلیب کانفرنس۔ افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا۔

4 جون — کسر صلیب کانفرنس سے حضور کا اختتامی خطاب۔ تبادلہ خیالات کے لئے برٹش کونسل آف چرچز کی دعوت کے جواب میں حضور کا عہد آفرین بیان اور اسے قبول کرنے کا اعلان۔

7 جون — ٹام کاکس ممبر پارلیمنٹ برطانیہ نے ہاؤس آف کامنز میں حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔

8 جون — لندن میں مربیان سلسلہ کی کانفرنس سے حضور کا خطاب۔

11,10 جون — بھاگلپور بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

11 جون — جماعت برطانیہ کی پکنک میں حضور کی شرکت۔ 22 جماعتوں کے 2 ہزار مرد وزن اور بچے شریک ہوئے۔

22 تا 24 جون — انڈونیشیا کی سالانہ مجلس مشاورت۔

26 جون — اکورے نائیجیریا میں احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

30 جون تا **2** جولائی — جماعت تنزانیہ کا سالانہ صوبائی جلسہ۔

کیم، **2** جولائی — کینیڈا کا دوسرا جلسہ سالانہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے شرکت کی اور تقریر کی اور پھر امریکہ کا دورہ فرمایا۔

4 جولائی — ایک مشہور مستشرق بشپ کینتھ کریگ کی لندن میں حضور سے ملاقات۔

10 جولائی تا **24** جولائی — فضل عمر درس القرآن کلاس۔ طلبہ وطالبات کی مجموعی تعداد 1355 تھی۔

22 جولائی — جماعت احمدیہ سری لنکا کا پہلا جلسہ سالانہ۔

24 جولائی — حضور کی لندن سے اوسلو (ناروے) آمد۔

26 جولائی — حضور کی اوسلو کے میئر سے ملاقات۔

26 جولائی — حضرت سید عبدالرحمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

28 جولائی — حضور کی اوسلو سے سویڈن کے لئے روانگی اور سٹاک ہالم میں آمد۔

29,28 جولائی — خدام الاحمدیہ غانا کا تیسرا سالانہ اجتماع۔

29 تا 31 جولائی — انڈونیشیا میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات۔

31 جولائی — حضور کی گوٹن برگ میں آمد۔

بقیہ صفحہ 1

جس پر متعدد ممبران نے ان سفارشات پر اظہار خیال اور آراء پیش کیں۔ اتفاق رائے سے کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا گیا۔ جس کے بعد دوسرے دن کی کارروائی تکمیل کو پہنچی۔

نمائندگان کے اعزاز میں عشائیہ

مورخہ 22 مارچ بروز ہفتہ دارالضیافت کی طرف سے نمائندگان شوریٰ کے اعزاز میں ایک پروقار عشائیہ کا انتظام احاطہ دفاتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں بعد نماز مغرب وعشاء کیا گیا۔ خواتین کے لئے لان تحریک جدید میں انتظام تھا۔ دعوت میں 900 مرد، 150 خواتین مدعو تھیں۔ 250 کارکنان ورضا کاران اس کے علاوہ تھے۔ مدعوئین میں نمائندگان مشاورت، مجلس افتاء کے ممبران، قضاء بورڈ کے ممبران، افسران صیغہ جات، نائب ناظر و نائب وکلا، مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان، علماء سلسلہ، اساتذہ جامعہ احمدیہ اور قاضیان سلسلہ تھے۔ دعوت کے جملہ شرکاء کے لئے نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ 45 کرسیوں پر مشتمل ایک مرکزی سٹیج بنایا گیا جس میں مہمان خصوصی حضرت مرزا عبدالحق صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر صدر مجلس وقف جدید کے علاوہ نمائندہ ناظران، وکلاء، امراء اضلاع، افسران و بزرگان تشریف فرما تھے۔ اس دعوت کے انتظامات میں مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی معاونت ان کے عملہ کے علاوہ مکرم منیر احمد عارف صاحب، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب اور مکرم اسد اللہ غالب صاحب نے کی جامعہ احمدیہ کے طلبہ اور دیگر خدام نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ ضیافت کے آخر پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کروائی۔

23 مارچ 2003ء

تیسرے روز کی کارروائی صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوئی جو کہ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نے کی۔ محترم صدر مجلس نے اپنی معاونت کے لئے مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اسلام آباد کو بلایا۔

تجویز نمبر 3 بابت نظام وصیت میں شمولیت کی رپورٹ کی وضاحت مکرم بریگیڈیئر (ر) بشیر احمد صاحب صدر سب کمیٹی نے کی جس کے بعد رپورٹ وسفارشات مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب سیکرٹری کمیٹی نے پڑھ کر سنائیں۔ اور پھر اراکین شوریٰ کو آراء کا موقع دیا گیا جس کے بعد اتفاق رائے سے ان سفارشات کو منظور کر لیا گیا۔

تجویز نمبر 4 بابت بیروزگاری کے خاتمہ کی رپورٹ صدر سب کمیٹی مکرم طاہر احمد ملک صاحب نے پیش کی اور اراکین کے اظہار رائے کے بعد بالاتفاق سفارشات منظور کی گئیں۔

تقریب تقسیم انعامات

مجلس مشاورت کی کارروائی کے اختتام پر مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں گزشتہ سال میں بہترین کارکردگی دکھانے والوں کے لئے تقسیم اعزازات کی تقریب ہوئی۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس مشاورت نے نمایاں کارکردگی دکھانے والی مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کو علم انعامی، اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ علم انعامی وصول کرنے والی مجالس یہ ہیں:-

مجلس انصاراللہ سال 2002ء میں حسن کارکردگی میں اول مجلس ٹاؤن شپ لاہور علم انعامی کی حقدار ٹھہری زعیم اعلیٰ مکرم صوفی محمد اکرم صاحب۔ مجلس خدام الاحمدیہ سال 2002-2001ء اول مجلس راجگوھ لاہور علم انعامی مکرم امید ایاز محمود صاحب قائد مجلس نے وصول کیا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ 2002-2001ء مجلس ڈرگ روڈ کراچی اول اور علم انعامی کی حقدار ناظم اطفال مکرم ساجد احمد صاحب۔

اختتامی خطاب

تقسیم اعزازات کی کارروائی کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس مشاورت نے اثر انگیز اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے بیان کیا کہ 1922ء میں پہلی شوریٰ میں خاکسار شامل تھا اور آج خدا کے فضل سے 81 سال بعد بھی شامل ہوں۔ انہوں نے ان تجاویز کی روشنی میں نصائح فرمائیں جو مجلس شوریٰ میں زیر بحث تھیں۔

انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلی تجویز قیام نماز کے بارہ میں تھی اور نماز ایسی چیز ہے جس کے بغیر احمدیت کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ پہلا فرض ہے جو دین میں عائد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک ہم نماز کے ذریعہ ہی پہنچ سکتے ہیں۔ اس سے طبیعت میں گداز پیدا ہوتا ہے۔ قرب الٰہی تک پہنچنے کے لئے پہلا اور آخری قدم نماز ہی ہے۔ نماز التزام سے ادا کی جائے اور فرائض کے علاوہ تہجد کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے جس کی تاکید قرآن میں آئی ہے۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے کلام کا ایک ایک لفظ زندگی بخش ہے۔ یہ روحانیت کا خزانہ، پاکیزہ تفسیریں اور خدا کی معرفت کا سرچشمہ ہیں۔ اس خزانے سے غفلت جرم کے مترادف ہے۔ اس خزانے کی قیمت کمال توجہ اور اس کے ساتھ محبت ہے۔ نظام وصیت میں شمولیت دراصل تقویٰ اور مالی قربانی کے ذریعہ خدا کا حصول ہے اور یہ کیا ہی سستا سودا ہے کہ اگر اس سے خدا مل جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے راستوں پر چلائے کہ اللہ کی معرفت حاصل ہو اور وہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور راضیۃ مرضیۃ کی صدا ہمیں سنائی دے۔ دعا کے ساتھ یہ مجلس مشاورت اختتام پذیر ہوئی۔

اس شوریٰ کے انتظامات حسن وخوبی کے ساتھ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب سیکرٹری مجلس مشاورت نے اپنے عملہ کے ہمراہ انجام دیئے جبکہ حفاظتی ڈیوٹیوں کی بجاآوری خدام الاحمدیہ نے کی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو شوریٰ کی برکات سے متمتع کرے اور جملہ منتظمین اور خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔

میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

رفقاء حضرت مسیح موعود کے جذبۂ عشق وفدائیت کے روح پرور نظارے

ان وجودوں نے حضرت مسیح موعود کی خاطر ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں اور قدم قدم پر صدق وصفا کے نمونے دکھلائے

سہیل احمد ثاقب بسراء صاحب

قسط اول

خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی تائید کے لئے ہمیشہ سے ایسی سعید روحیں پیدا کرتا چلا آیا ہے جو اس مامور کے لئے انصار الی اللہ ہوتی ہیں۔ یہ انصار الی اللہ ہر طرح کے خوف وخطر سے بالا ہوتے ہیں اور اس مامور کی صفات سے متصف ہو کر زبان حال سے اس کی صداقت کی بین دلیل ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت عطا فرمائی تھی جو انتہا کی حد تک آپ کے عشق میں مخمور تھی اور آپ کی خاطر جان مال اور عزت کی قربانی کرنے سے ہرگز دریغ نہ کرتی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود ایسی ہی جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی تصنیف لطیف ''حقیقت الوحی'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22، ص 24)

تاریخ احمدیت ایسے وجودوں سے بھری پڑی ہے کہ جنہوں نے امام وقت کی خاطر ہر طرح کی تکلیف برداشت کی مگر زبان سے اف تک نہ کی، گھروں سے بے گھر کئے گئے مگر کوئی شکوہ نہ کیا، عزتیں قربان کیں مگر زبان پر کوئی حرف نہ آیا۔ ایسے وجود اصل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ براہ راست ان کی رہنمائی کرتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے خبر دے دی تھی کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے قدم قدم پر صدق ووفا کے نمونے دکھلائے۔ ان کے اخلاص ووفا کی شہادت مسیح دوراں نے ان الفاظ میں دی۔

''اور میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار''

(ملفوظات جلد اول ص 223)

حضرت شہزادہ عبداللطیف

ان ہی مخلصین اور وفاداروں میں ایک نام جو تا قیامت یاد رکھا جائے گا شاہزادہ عبداللطیف کا ہے کہ جن کے خون کی خوشبو سے سرزمین افغانستان ہمیشہ مہکتی رہے گی۔ شاہزادہ صاحب اپنے صدق ووفا میں ایسے سچے تھے کہ جان کی بازی لگا دی مگر حق کو نہ چھوڑا۔ جب انہیں امیر افغانستان کے روبرو پیش کیا گیا اور امیر نے پوچھا کہ تم نے اس کی بیعت کی ہے؟ تو حضرت شاہزادہ صاحب نے جواباً فرمایا:

''ہاں میں نے بیعت کی ہے مگر نہ تقلیداً اندھادھند بلکہ علیٰ وجہ البصیرۃ اس کی اتباع اختیار کی ہے میں نے دنیا بھر میں اس کی مانند کوئی شخص نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے الگ ہونے سے اس کی راہ میں جان دے دینا بہتر ہے'' (ملفوظات جلد پنجم ص 584)

حضرت شاہزادہ عبداللطیف رؤسائے افغانستان میں سے تھے مگر آپ نے حضرت اقدس کی خاطر اپنی جان، مال اور عزت کی بھی پرواہ نہ کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:-

''میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی رڈی چیز پھینک دی جاتی ہے''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 10)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایک عظیم الشان شخصیت کے حامل عالم باعمل اور زندہ جاوید انسان تھے آپ نے اپنے آقا کی خاطر اپنے آبائی گھر کو خیر باد کہہ دیا اور آخری دم تک اسی کے دربار پر حاضر رہے۔ آپ کے جذبہ عشق وفدائیت کی شہادت مسیح دوراں نے ان الفاظ میں دی:-

اگر میں نورالدین کو حکم دوں کہ تو پانی میں چلا جا تو وہ پانی میں جانے کے لئے تیار ہے اگر میں اس کو کہوں کہ آگ میں داخل ہو جا تو وہ میرے حکم سے آگ میں جانے کو بھی تیار ہے وہ کسی طرح بھی میرے حکم سے انکار نہیں کر سکتا۔

(الحکم 7 فروری 1935ء ص 6)

حضرت مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے، خدا تعالیٰ سے ایک مامور کی دعا مانگا کرتے تھے کہ جو مخالفین کا منہ بند کر دے۔ چنانچہ اس مامور کی آمد کے بعد نہ صرف آپ نے بیعت کی بلکہ آپ کی محبت کو بھی اختیار کیا آپ خط مطبوعہ کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں:-

''...... میں نے مہدی الزماں کی محبت کو اختیار کیا اور آپ کی بیعت صدق دل سے کی۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کے لطف وکرم نے ڈھانپ لیا اور میں دل کی گہرائیوں سے محبت کرنے لگا میں نے اپنے سارے اموال اور اپنی ساری جائیداد پر ترجیح دی، بلکہ اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور والدین اور اپنے سب عزیز واقارب پر انہیں مقدم جانا''

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7، ص 151 ترجمہ از عربی عبارت)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو اپنے اصلی وطن کو اور دوستوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑا اور قادیان میں اپنے آقا کے حضور ساری زندگی گزار دی، یہ کوئی سہل امر نہ تھا بلکہ ایک جذبۂ عشق کو چاہتا ہے اور آپ میں یہ وصف بہ اتم پایا جاتا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:-

''وہ میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں سے مفارقت اختیار کرتا ہے اور میرا کلام سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے اپنے اصلی وطن کی یاد بھلا دیتا ہے اور ہر ایک امر میں میری اس طرح، پیروی کرتا ہے جس طرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 586 ترجمہ از عربی عبارت)

محبت بھرا خط

حضرت اقدس مسیح موعود کے نام ایک مخلص اور عاشق صادق کا خط آیا، جس میں اس نے آپ سے انتہائی درجہ کے اخلاص ومحبت کا اظہار کیا اس خط کے متن کا ایک حصہ پیش ہے۔

لکھا:-

''.......... حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال وجان آپ پر قربان ہے اور میں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے (آمین)

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 240 حاشیہ)

یہ وہ ہستیاں تھیں جو آج ہم میں موجود نہیں مگر ان کے نمونے ہمارے پاس ہیں، جن پر عمل کرتے ہوئے ہم بھی ان کی خوبو میں رنگین ہو سکتے ہیں اور ایک ایسی جماعت تیار کر سکتے ہیں کہ جن کی نسبت مسیح دوراں نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔

یہ وہ جذبہ عشق وفدائیت ہے جو فی زمانہ ہمیں اپنے امام کے حضور پیش کرنا چاہئے اور خلافت سے ایسا زندہ تعلق قائم کر لیا جائے کہ ادھر سے کوئی حکم ہوا اور ادھر دیوانہ وار اس کی تعمیل کو دوڑ پڑیں اور یہ وہ طریق ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہم دین ودنیا میں کامیاب ہو سکیں گے۔

ذیل میں حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کے چند اور عشق وفدائیت کے واقعات ملاحظہ کیجئے۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 22 اگست 1941ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں بعض عاشقان حضرت اقدس کا ذکر خیر کیا چنانچہ آپ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کی محبت کا احوال یوں بیان فرماتے ہیں:-

مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ جب

حضرت مسیح موعود کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دیکر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچہ نے بتایا کہ دروازے پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے میں کچھ حیران سا رہ گیا کہ یہ رو کیوں رہے ہیں مگر میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان سے رونے کی وجہ دریافت کروں اسی طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے۔ منشی اروڑے خان صاحب مرحوم نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہل مد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے پھر اور ترقی کی تو سر رشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی میں قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا۔ تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آکر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپیہ تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی۔ اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں۔ تو میں اسے پونڈوں کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کروں گا۔

پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کروں گا مگر جب میرے دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو ....

یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت کی حالت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص کا کیسا شاندار نمونہ ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے قربانیاں بھی کرتا ہے مہینہ میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ تین تین دفعہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان پہنچ جاتا ہے۔ سلسلہ کے اخبار اور کتابیں بھی خریدتا ہے ایک معمولی سی تنخواہ ہوتے ہوئے جب کہ آج اس تنخواہ سے بہت زیادہ تنخواہیں وصول کرنے والے اس قربانی کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی قربانی نہیں کرتے۔ اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ امیر لوگ جب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سونا پیش کرتے ہیں تو میں ان سے پیچھے کیوں رہوں۔ چنانچہ وہ ایک نہایت ہی قلیل تنخواہ میں سے ماہوار کچھ رقم جمع کرتا اور ایک عرصہ دراز تک جمع کرتا رہتا ہے نہ معلوم اس دوران میں اس نے اپنے گھر میں کیا کیا تنگیاں برداشت کی ہوں گی کیا کیا تکلیفیں تھیں جو اس نے خوشی سے جھیلیں ہوں گی محض اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اشرفیاں پیش کر سکے۔ مگر جب اس کی خواہش کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت اس کو اس رنگ میں خوشی حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہے جس رنگ میں وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔

(الفضل 28 اگست 1941ء)

منشی جی میں وہاں نہیں جاتا

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا حضرت مسیح موعود سے تعلق عشق کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے آنکھیں ڈبڈبا آتیں۔ ایک موقعہ پر بیت اقصیٰ میں جلسہ تھا یہ حضور کے پاس بڑی مشکل سے اندر پہنچے۔ لوگوں کا باہر بھی ہجوم تھا حضرت عرفانی صاحب نے کہا باہر بھی لوگ حضور کی زیارت کے لئے بے تاب و بے قرار ہیں منشی صاحب کو گمان ہوا ہو گا شاید حضور باہر تشریف لے جائیں دامن تھام لیا حضور نے دیکھا تو تبسم فرمایا۔ نہایت محبت بھرے الفاظ میں فرمایا منشی جی میں وہاں نہیں جاتا۔ عقل و فکر کے آداب کچھ ہوں عشق کے انداز نرالے ہوتے ہیں۔ زبانوں پر پہرے بٹھا دیئے جائیں تو پیازی اشک غمازی کرتے ہیں ہاتھ باندھ دیئے جائیں تو کپکپاتے ہونٹ اظہار کرتے ہیں۔

(ماہنامہ انصار اللہ مارچ 1974ء)

منشی جی اتنی جلدی

حضرت منشی اروڑے خان صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں جب آتے حضور کے لئے کوئی نیا تحفہ لاتے۔ بعض دفعہ تانگہ سے اترتے سیدھے ڈیوڑھی پر پہنچتے حضور سے ملاقات کرتے اسی وقت واپس لوٹ جاتے۔ حضور فرماتے منشی جی اتنی جلدی؟ عرض کرتے بس زیارت کے لئے آیا تھا اور یہ شعر حضرت اقدس کا پڑھا کرتے۔

ذات پاکت بس است یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

تیری ذات پاک کا ہمارے لئے دوست ہونا کافی ہے۔ دل بھی ایک ہے جان بھی ایک اس لئے محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔ (الفضل یکم نومبر 1919ء)

جب آتے حضور کے پاؤں سے لپٹ جاتے۔ پاؤں دبانے لگ جاتے بعض دفعہ یونہی آپ نے ہاتھ بڑھایا حضور نے پیر آگے کر دیئے۔ قادیان آتے تو شور مچ جاتا منشی جی آ گئے۔ اکثر صاحبزادگان مسیح موعود کو قاصد بناتے۔ ایک دفعہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو بھجوایا وہ بچے تھے۔ حضور کا دامن پکڑ کر باہر لے آئے۔ حضور نے ہنس کر فرمایا منشی آپ کے پیادے سخت ہیں۔

(ماہنامہ انصار اللہ مارچ 1974ء ص 32)

میں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں:-

منشی اروڑے خان صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بعض غیر احمدی دوستوں نے کہا۔ تم ہمیشہ ہمیں دعوت الی اللہ کرتے رہتے ہو۔ فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ تم بھی چلو۔ اور ان کی باتوں کا جواب دو۔ منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے دوران ملازمت میں ہی انہیں پڑھنے لکھنے کی جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی وہ کہنے لگے جب ان دوستوں نے اصرار کیا۔ تو میں نے کہا اچھا چلو۔ چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی۔ اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیئے جب تقریر کر کے وہ بیٹھ گئے۔ تو منشی اروڑے خاں صاحب سے ان کے دوست کہنے لگے کہ بتائیں ان دلائل کا کیا جواب ہے۔ منشی اروڑے خان صاحب فرماتے تھے میں نے ان سے کہا یہ مولوی ہیں۔ اور میں ان پڑھ آدمی ہوں ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے۔ وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

(الفضل 28 اگست 1941ء)

والہانہ عشق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کی محبت کا یہ نقشہ مجھے کبھی نہیں بھولتا جو گو انہوں نے مجھے خود ہی سنایا تھا مگر میری آنکھوں کے سامنے وہ یوں پھرتا رہتا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں بھی وہاں موجود تھا۔

انہوں نے سنایا کہ حضرت مسیح موعود سے ایک دفعہ ہم نے عرض کیا کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ حضرت مسیح موعود نے وعدہ فرما لیا کہ جب فرصت ملی تو آ جاؤں گا وہ کہتے تھے کہ ایک دن کپورتھلہ میں میں ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شدید ترین دشمن اڈے کی طرف سے آیا اور مجھے کہنے لگا:-

''تمہارا مرزا کپورتھلے آ گیا ہے''

معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کو جب فرصت ملی تو وہ اطلاع دینے کا وقت نہ تھا اس لئے آپ بغیر اطلاع دیئے ہی چل پڑے۔ منشی اروڑے خان صاحب نے یہ خبر سنی تو وہ خوشی میں ننگے سر اور ننگے پاؤں اڈے کی طرف بھاگے۔ مگر چونکہ خبر دینے والا شدید ترین مخالف تھا۔ اور ہمیشہ احمدیوں کا تمسخر کرتا رہتا تھا۔ ان کا بیان تھا کہ تھوڑی دور جا کر مجھے خیال آیا کہ یہ بڑا خبیث دشمن ہے اس نے ضرور مجھ سے ہنسی کی ہو گی چنانچہ مجھ پر جنون سا طاری ہو گیا اور یہ خیال کر کے کہ نہ معلوم حضرت مسیح موعود آئے بھی ہیں یا نہیں میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے اسے بے تحاشا برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کہ تو بڑا خبیث اور بدمعاش ہے تو کبھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اور ہمیشہ ہنسی کرتا رہتا ہے بھلا ہماری قسمت کہاں کہ حضرت صاحب کپورتھلہ تشریف لائیں۔ وہ کہنے لگا آپ ناراض نہ ہوں اور جا کر دیکھ لیں۔ مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے یہ کہا تو میں پھر دوڑ پڑا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اس نے ضرور مجھ سے دھوکا کیا ہے۔ چنانچہ پھر میں اسے کوسنے لگا۔ کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ ہمیشہ مجھ سے مذاق کرتا رہتا ہے۔ ہماری ایسی قسمت کہاں کہ حضرت مسیح موعود ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ مگر اس نے پھر کہا کہ منشی صاحب وقت ضائع نہ کریں مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں چنانچہ پھر اس خیال سے کہ شاید آ ہی گئے ہوں۔ میں دوڑ پڑا۔ مگر پھر یہ خیال آ جاتا کہ کہیں اس نے دھوکا ہی نہ دیا ہو۔ چنانچہ پھر اسے ڈانٹا۔ آخر وہ کہنے لگا مجھے برا بھلا نہ کہو اور جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو واقعہ میں مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں غرض میں کبھی دوڑتا اور کبھی یہ خیال کر کے کہ مجھ سے مذاق ہی نہ کیا گیا ہو ٹھہر جاتا۔ میری یہی حالت تھی کہ میں نے سامنے کی طرف سے جو دیکھا تو حضرت مسیح موعود تشریف لا رہے تھے۔ اب یہ والہانہ محبت اور عشق کا رنگ کتنے لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے یقیناً بہت ہی کم لوگوں کے دلوں میں۔

(الفضل 28 اگست 1941ء)

(رپورٹ: محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ)

گوئٹے مالا میں تین ہزار کلومیٹر کا تربیتی دورہ

گوئٹے مالا

گوئٹے مالا جسے مقامی لوگ ''گواتے مالا'' کہتے ہیں سنٹرل امریکہ کا ایک چھوٹا سا خوبصورت ملک ہے جس کا رقبہ 108,889 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی سوا کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ دارالحکومت کا نام گوئٹے مالا سٹی ہے اور کرنسی کِتسال ہے جو یہاں کے ایک تاریخی خوبصورت اور نایاب پرندے Quetzal کے نام پر ہے۔ موجودہ ریٹ کے مطابق ایک امریکی ڈالر قریباً ساڑھے سات کتسال کے برابر ہے۔ ملک کا پرانا دارالحکومت آنٹیگوا، کھنڈرات کے بیچ ایک پرسکون شہر ہے جو غیر ملکیوں کے لئے روز بروز زیادہ پُرکشش ہوتا جا رہا ہے۔ کیتھولک سیاحوں کے لئے ''اسکی پولاس'' کا شہر خاص کشش رکھتا ہے کیونکہ وہاں ایک چرچ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سیاہ رنگ کا مجسمہ جسے 'کرستو نیگرو' کہا جاتا ہے رکھا گیا ہے۔ جس کی زیارت کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں اور ہر سال اس کا میلہ بھی لگتا ہے۔ ہماری خوبصورت بیت الاول مِسکو شہر میں ہے۔

ملک کی قومی زبان سپینش ہے لیکن اندرون ملک کوئی بائیس زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں کیچے، کاکچیکل، مام اور کیکچی زیادہ وسیع علاقے میں بولی جاتی ہیں۔ تاریخی اعتبار سے یہاں پہلے ایک قوم Maya (مایا) نام کی آباد تھی جس کے شہروں کے کھنڈرات ملکی وغیر ملکی سیاحوں کی کشش کا باعث ہیں۔ تیسری صدی عیسوی کے بعض شہر یہاں دریافت کئے گئے ہیں جن میں کامینل خویو، اشم سے، تکلال، کیری گوا اور ساکولے اُوقابل دید ہیں۔ ان شہروں سے حاصل کی گئی چیزوں کے میوزیم بھی جگہ جگہ قائم ہیں۔

قدرتی حسن کے اعتبار سے جھیل اتتلان، جھیل پیٹن اتسا، ریو دلسے، کوبان اور سیموک چمپئی کے علاقے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ سڑکیں اچھی اور مناظر دلفریب ہیں۔ سمندر کا نظارہ کرنے کے لئے بحرالکاہل کی طرف چمپریکو اور پوئرسان خوسے اور بحراوقیانوس کی طرف پوئرتو باریوس اور لونگ سٹون عمدہ جگہیں ہیں۔

احباب جماعت کو وقف عارضی کی نیت سے یہاں کی سیر کرنے کے لئے دعوت عام ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء اور ہوٹلوں کے اخراجات زیادہ نہیں ہیں۔ سیر کے ساتھ ساتھ مقامی جماعت کے احمدیوں سے تعارف، انہیں نماز، قرآن وغیرہ سکھانے اور جماعتی لٹریچر وغیرہ تقسیم کرنے میں آپ بہت لطف محسوس کریں گے۔ گوئٹے مالا کو 1524ء میں میکسیکو سے آنے والے سپینش جنگجو Peadro Dealvarado نے فتح کیا۔ اس کے باوجود یہاں مقامی لوگوں کی آبادی جنہیں ''اندی خیناس'' کہا جاتا ہے دوسری قوموں سے زیادہ ہے جو آبادی کا ساٹھ فیصد ہیں۔ ان میں سے ایک خاتون 1992ء میں نوبل انعام حاصل کر چکی ہیں۔ گوئٹے مالا میں اب تک دو نوبل انعام لینے والے ہوئے ہیں۔ ایک میگل آنخیل آستور ہیں جنہیں ادب کا نوبل انعام ملا اور دوسری رگوبرتا مینچو ہیں جنہیں امن کا نوبل انعام ملا۔

جماعت کا قیام

گوئٹے مالا میں جماعت احمدیہ کا قیام صد سالہ جوبلی کے سال 1989ء میں عمل میں آیا۔ سب سے پہلے مربی مکرم اقبال احمد صاحب نجم مقرر ہوئے۔ ۳رجولائی 1989ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ملک کے نائب صدر، وزیر صحت، نائب وزیر داخلہ اور دیگر معززین کی موجودگی میں اس علاقہ میں سب سے پہلی ''بیت الاوّل'' کا افتتاح فرمایا۔ اس بیت کی تعمیر مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب آف کینیڈا حال امریکہ نے کروائی۔ سرکاری روابط اور پبلک ریلیشنز کے کام میں مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب قابل ذکر ہیں جنہیں ان کی خدمات کی وجہ سے حضور نے ''ہیرو آف گوئٹے مالا'' کے خطاب سے نوازا۔ تعمیر بیت کے معاملے میں مقامی مسیلی فیملی کا تعاون قابل تعریف ہے۔

دوسری مرتبہ حضور انور نے 16رجون 1991 کو اس ملک کو اپنے وجود مسعود سے برکت بخشی جب یہاں پہلے احمدیہ کلینک کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہاں خاکسار کے علاوہ مکرم اقبال احمد صاحب نجم، مکرم نصیر احمد صاحب ورک اور مکرم وسیم احمد صاحب ظفر خدمات دینیہ بجالاتے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد ملک کے بائیس اضلاع میں سے پانچ اضلاع کے سات شہروں میں موجود ہیں۔ جن کے نام گوئٹے مالا سٹی، مِسکو، کتسال تے نانگو، سانکاخا، پوئرتو سان خوسے، پوئرتو باریوس اور سالاما ہیں۔

تربیتی دورہ

گوئٹے مالا میں احباب کی اکثریت گوئٹے مالن ہے جو عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں لحہ لحہ اور قدم قدم پر ان نو مبایعین کی دیکھ بھال اور تعلیم وتربیت کی ضرورت ہے لیکن دوسری طرف وہ معاشرے کے دباؤ کا شکار بھی ہیں اس لئے ان کی تربیت ایک بہت گہرا مسئلہ ہے اور اس کے لئے ہر وقت ایک مربی واستاد کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴راکتوبر سے ۴رنومبر تک کے عرصہ میں یہاں تین ہزار کلومیٹر سے زائد سفر کر کے احباب جماعت سے ملنے، ان کے مسائل کو سننے، ان کی حوصلہ افزائی کرنے اور ان کی تعلیم وتربیت کی توفیق ملی۔ یہ دورہ مکرم ڈاکٹر سید وسیم احمد صاحب کے تعاون اور حوصلہ افزائی سے ممکن ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

☆......6راکتوبر کو سالکاخا جماعت کا دورہ کر کے غریب ضرورت مند افراد کے لئے امدادی سامان پہنچایا گیا جس میں مستعمل کپڑے اور دیگر اشیاء ضرورت تھیں۔ جماعت کی عاملہ کا تقرر بھی کیا گیا۔ یہ جگہ ہمارے مرکز سے 180 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

☆......8راکتوبر کو 105 کلومیٹر دور پوئرتو سان خوسے جماعت کا دورہ کیا گیا صدر جماعت اور جنرل سیکرٹری صاحب کے ہمراہ مختلف ہوٹلوں میں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی رکھوائی گئی۔ اسی طرح ہوٹلوں اور لائبریریز میں رکھنے کے لئے بعض مزید کتب جماعت کو دیں۔

☆......20راکتوبر کو 220 کلومیٹر دور پوئرتو باریوس جماعت کا دورہ کیا۔ احباب سے ملاقات کی۔ تعمیر بیت الذکر کے لئے مختلف جگہیں دیکھیں۔ ہوٹلوں اور لائبریریوں میں رکھوانے کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی کے یکصد نسخے جماعت کو دئے۔ نیز پانچ ہزار پمفلٹس بھی تقسیم کی غرض سے دئے۔ اس کے علاوہ احباب جماعت کے لئے نماز باترجمہ ٹائپ شدہ دی گئی اور مختلف ضرورتمندوں کے مسائل سن کران کی مدد کی گئی۔

☆......22راکتوبر کو 170 کلومیٹر دور سالاما جماعت کا دورہ کیا۔ پہلے ایک قریبی شہر سان خرونیمو میں گھر گھر پمفلٹس تقسیم کئے۔ مقامی لائبریری میں قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی رکھوائی گئیں۔ پھر سالاما شہر میں بھی جگہ جگہ پمفلٹس تقسیم کئے۔ ایک مقامی دوست کے تعاون سے لائبریری میں قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی رکھوائی گئیں۔ ایک ٹی وی کو انٹرویو دیا جس میں دینی تعلیمات کی وضاحت کی۔

☆......23راکتوبر کو سالاما سے 75 کلومیٹر دور کوبان شہر کا دورہ کیا اور دکانوں اور مارکیٹوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اگرچہ یہاں کوئی ممبر موجود نہیں لیکن گوئٹے مالن افراد لٹریچر وصول کرنے میں فراخدل ہیں، بہت کم لوگ معذرت کر کے پھینک دیتے ہیں۔ اسی طرح یہاں کی اکثریت کی مذہبی رواداری بھی قابل تعریف ہے۔

☆......24راکتوبر کو دوبارہ سالکاخا جماعت کا دورہ کیا۔ وہاں ایک ریسٹورنٹ میں احباب جماعت کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں نماز وقرآن سکھانے کے متعلق طریق کار بتایا اور اسی طرح چندہ کی اہمیت بھی بیان کی۔ ایک دوست کے گھر جا کر نماز باجماعت ادا کی گئی جس میں مردوزن کی تعداد 30 تھی۔

قریبی شہر کتسال تے نانگو سے ایک نو مبائع دوست بھی آگئے جن کے والد محترم تین ریڈیو سٹیشن کے مالک ہیں جو تین مختلف شہروں میں واقع ہیں۔ خاکسار ان تینوں جگہوں پر دین کا تعارف کروا چکا ہے اور کتسال تے نانگو میں وقتاً فوقتاً انٹرویوز اور پروگرام پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

☆......26راکتوبر کو پوئرتو سان خوسے جماعت کا دوبارہ دورہ کیا گیا۔ اور یہاں موجود دوستوں کو تحریک کی کہ وہ کم از کم ایک نماز روزانہ باجماعت ادا کرنا شروع کریں اور بیت الذکر کے لئے جگہ کی تلاش جاری رکھیں اور تعداد بڑھانے کے لئے دعوت الی اللہ پر زور دیں۔

☆......27راکتوبر کو لوئرتو سان خوسے جماعت کا دوبارہ دورہ کیا۔ یہاں موجود دوستوں کو تحریک کی کہ وہ کم از کم ایک نماز روزانہ باجماعت ادا کرنا شروع کریں اور بیت الذکر کے لئے جگہ کی تلاش جاری رکھیں اور دعوت الی اللہ پر زور دیں۔ یہاں پر موجود دو نو مبائع پاکستانی اور انڈونیشین اپنی گوئٹے مالن فیملیز کے ساتھ مقیم ہیں اور یہاں کی نیشنلٹی لے چکے ہیں۔

☆......27اکتوبر کو دوبارہ لوئرتو باریوس جماعت کا دورہ کیا۔ وہاں احباب سے ملاقات کے بعد بیت الذکر کے لئے بعض جگہیں دیکھیں۔ ایک جگہ پسند کر کے اجتماعی دعا کی گئی۔ دوستوں کو نماز باجماعت اور چندوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی اور ضرورت مند افراد کی درخواستیں صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ وصول کیں۔

ایمان افروز واقعات

☆......ان دوروں کے علاوہ متعدد بار گوئٹے مالا سٹی کے دورے دعوت الی اللہ اور انتظامی امور کے سلسلے میں کئے۔ گوئٹے مالا سٹی کا بیت الاول سے فاصلہ 20 کلومیٹر ہے۔ ان تمام دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بعض ایمان افروز واقعات بھی پیش آئے۔ مثلاً ایک روز ایک جگہ سان خرونیمو پہنچے تو لائبریری بند تھی۔ افسوس ہوا کہ جماعتی کتب نہیں رکھوائی جاسکیں گی۔ لیکن چند ہی منٹ بعد وہاں سے دوبارہ گزر ہوا تو لائبریری کو کھلا پایا۔ ہمیں بتایا گیا کہ چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے لائبریری کھلی نہیں تھی کسی کام کی وجہ سے انچارج لائبریری کو کھولنے کی ضرورت پیش آئی اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش بھی پوری کردی اور ہم نے وہاں اپنا لٹریچر رکھوا دیا۔

ایک سفر میں گاڑی کا پٹرول ختم ہونے لگا۔ رقم بھی خرچ ہو چکی تھی اور پٹرول پمپ والے کریڈٹ کارڈ بھی نہیں لے رہے تھے۔ دعائیں کرتے ہوئے سفر جاری رکھا۔ ایک دو نسبتاً بڑے پٹرول پمپوں پر ٹھہر کر پتہ کیا مگر انہوں نے بھی کریڈٹ کارڈ لینے سے معذرت کردی۔ بہرحال سفر جاری رکھا اور ہم بغیر پٹرول ڈلوائے بخیریت اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام دوروں میں ہر قسم کے حادثہ و ناخوشگوار واقعہ سے بھی محفوظ و مامون رکھا۔ ایک سفر سے واپس آئے تو اگلے دن گاڑی سٹارٹ نہ ہوئی۔ بہت زور مارا مگر خرابی کا پتہ نہ چلا۔ آخر مکینک کو گاڑی دکھائی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک پرزہ گر گیا ہے مگر دوران سفر کوئی پریشانی نہ ہوئی۔ الحمدللہ

(الفضل انٹرنیشنل 28فروری 2003ء)

ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی ایک نئی حس اور نئی طاقت کو زندہ کرتا ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

بچے کی پیدائش اور بعض احتیاطیں

دوران حمل وزن کی زیادتی سے ماؤں کو کئی بیماریاں ہو سکتی ہیں

پیدائش سے قبل کے مراحل اور پھر پیدائش کا وقت اپنی ذات میں کچھ پیچیدگیاں رکھتے ہیں- لیکن اگر ان پیچیدگیوں کے ساتھ ساتھ چند مزید مسائل جیسا کہ ماں کا وزن مناسب حد سے زیادہ ہونا' خوراک کی کمی ہونا یا عمومی جسمانی لحاظ سے پوری طرح صحت مند نہ ہونا' کئی قسم کے نقصانوں کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں- یہ نقصانات ماں اور ہونے والے بچے کے لئے ساری زندگی کا روگ بھی بن سکتے ہیں-

بدقسمتی سے لاکھوں عورتیں دوران حمل یا بعد میں مندرجہ بالا عوارض میں سے بعض کا شکار ہو جاتی ہیں- اور بچے کی صحت کے بارے میں کئی قسم کے خدشات جنم لے لیتے ہیں- اگر ترقی پذیر ملکوں میں خوراک اور وزن کی کمی بنیادی مسائل ہیں تو دوسری طرف ترقی یافتہ ممالک میں خوراک کی زیادتی اور وزن کی زیادتی بنیادی مسائل بن چکے ہیں- دونوں صورتوں میں ماں اور بچے کی صحت بہر حال متاثر ہو جاتی ہے-

امریکہ میں ہونے والی ایک حالیہ تحقیق سے پتہ چلا کہ صرف امریکہ میں سالانہ ساڑھے چار لاکھ بچے حمل کی معین مدت سے قبل ہی پیدا ہو جاتے ہیں- اس کی بڑی وجہ ماں کے وزن کا مناسب حد سے زیادہ ہونا ہے- رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 1980ء سے لے کر اب تک امریکہ میں قبل از وقت پیدائش کی شرح 23 فیصد تک بڑھ چکی ہے- یہ شرح بہت تکلیف دہ ہے- اگرچہ ان ساڑھے چار لاکھ پیدائشوں میں تمام وزن کی زیادتی کی وجہ سے نہیں تاہم اکثر صورتوں میں یہی وجہ سامنے آئی ہے-

وزن کی زیادتی جس کو دوسرے لفظوں میں موٹاپا بھی کہہ سکتے ہیں' ماؤں کو کئی دیگر بیماریوں کا شکار کر سکتا ہے- جن میں دوران حمل ذیابیطس ہو جانا یا بلڈ پریشر کا بڑھ جانا عام ہے- ایسی صورت میں ان عورتوں کو وقت سے قبل ہی ہسپتال کا منہ دیکھنا پڑ جاتا ہے- جن ماؤں کا وزن زیادہ ہو ان کے لئے ایک اور مسئلہ آپریشن کے ذریعے بچے کی پیدائش ہے- ایسی ماؤں کے لئے بچے کی نارمل پیدائش اکثر صورتوں میں ممکن نہیں رہتی- آپریشن کی صورت میں بعد میں واپس صحت مند روٹین پر آنے میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے اور ابتدائی دنوں میں بچے کی دیکھ بھال اور نگہداشت میں قدرے کمی رہ جاتی ہے- وزن کی زیادتی پیدائش کے وقت کئی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے- یہ پیچیدگیاں بچے کے فوت شدہ پیدا ہونے تک منتج ہو سکتی ہیں-

وقت سے قبل پیدا ہونے کے علاوہ ایسی ماؤں کے بچے بھی پیدائش کے وقت سے ہی بعض بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں- جن میں اعضاء کی صحیح نشوونما نہ ہونا' دل کا صحیح طور پر کام نہ کرنا' آنتوں کی بعض تکلیفیں اور ریڑھ کی ہڈی کے امراض شامل ہیں- اعصابی لحاظ سے بعض تکلیفیں آ گھیرتی ہیں- ایسے بچے اگر پیدائش کے وقت بظاہر ہر طرح نارمل بھی ہوں تو اس بات کا امکان رہتا ہے کہ جوں جوں بڑے ہوں گے توں توں ماں کی طرح یہ بھی وزن کی زیادتی اور دیگر عوارض کا شکار ہو جائیں گے- جن میں شوگر اور بلڈ پریشر کا بڑھنا عام مشاہدہ ہے-

دوسری طرف وزن کا بہت کم ہونا بھی ماں اور بچے دونوں کی صحت کے لئے اچھا نہیں- اصل اصول اعتدال اور توازن کا ہی ہے- ایسی مائیں جن کا وزن مناسب حد سے کم ہو وہ صحت مند بچے کو جنم نہیں دے سکتیں- بعض صورتوں میں حمل کے دوران بھی بچے کی نشوونما کو نقصان پہنچ سکتا ہے- اگرچہ وزن کی کمی سے پیدا ہونے والے مسائل ترقی پذیر ملکوں میں زیادہ ہیں تاہم ترقی یافتہ ملکوں میں فیشن کی تقلید میں وزن کم رکھنے کی غیر معمولی کوشش کرنا اور ادویات استعمال کرنے کا رجحان ماں اور بچے کے لئے ترقی پذیر ملکوں جیسے مسائل پیدا کر سکتا ہے- ان ماؤں کے بچے اکثر صورتوں میں ایسے بچوں سے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں جو حمل کی معین مدت گزار کے اپنے وقت پر نارمل پیدائش کے مراحل سے گزرے ہوں-

اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ماں کے مناسب وزن سے کیا مراد ہے- رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ وزن کے معاملے میں احتیاط دراصل وقت سے قبل ہی شروع ہو جانی چاہئے- ایسا کرنا بعد میں نہایت اچھے نتائج پیدا کر سکتا ہے- رپورٹ کے مطابق ایسی مائیں جن کا وزن مناسب ہے ان کے لئے دوران حمل 14 سے 20 کلو تک وزن کا بڑھنا بالکل نارمل ہے- اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس سے زائد نہ ہو- ایسی خوراکوں سے گریز کیا جائے جو وزن کو بڑھانے کا سبب بنتی ہیں-

ایسی مائیں جن کا وزن حمل سے قبل بھی کچھ زیادہ ہی ہو ان کے لئے 12 سے 17 کلو تک وزن کا بڑھنا نارمل قرار دیا گیا ہے- اس سے زیادہ بڑھنا مشکلات کو دعوت دینے کے مترادف ہے- حقیقت یہ ہے کہ حمل کے دوران وزن کا بڑھنا ایک بے اختیاری عمل ہے- لیکن خوراک کے عمل دخل سے انکار ممکن نہیں- چنانچہ خوراک میں چربی دار غذاؤں اور نشاستے کی مقدار کم ہی رکھنی چاہئے- البتہ یہ احتیاط مدنظر رہے کہ حمل کے دوران وزن کم کرنے کی کوئی غیر معمولی کوشش یا ادویات کا استعمال شدید مضر نتائج پیدا کر سکتے ہیں-

مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں-
www.sunday-times.com

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34713 میں بشریٰ اقبال بنت محمد اقبال شاہد مرحوم قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ بشریٰ اقبال بنت محمد اقبال شاہد مرحوم دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز بھٹی وصیت نمبر 14361 گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال وصیت نمبر 18913

مسل نمبر 34714 میں حبۃ الغالب بنت محمد اقبال شاہد صاحب مرحوم قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ حبۃ الغالب بنت محمد اقبال شاہد صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز بھٹی وصیت نمبر 14361 گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال وصیت نمبر 18913

مسل نمبر 34716 میں محمود احمد علوی ولد عطاء محمد علوی قوم علوی پیشہ زراعت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- پلاٹ برقبہ 40 مرلے واقع بشیر آباد ربوہ مالیتی -/580000 روپے- 2- دوکانات (میٹریل) مالیتی -/90000 روپے- 3- زرعی اراضی رقبہ 12 کلے واقع دہ لوٹھی ضلع نوشہرو فیروز مالیتی -/1200000 روپے- 4- بنجر اراضی رقبہ 6 کلے واقع دہ شیر خان ضلع نوشہرو فیروز مالیتی -/240000 روپے- 5- پلاٹ برقبہ 1500 فٹ واقع باندھی ضلع نواب شاہ مالیتی -/200000 روپے- 6- زرعی اراضی رقبہ سوا دو کلے واقع سانگرہ ضلع جھنگ مالیتی -/350000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ از بچگان مل رہے ہیں- اور مبلغ -/83000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمود احمد علوی ولد عطاء محمد علوی بشیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار ولد سردار محمد دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 2 مجید احمد چیمہ ولد غلام رسول بشیر آباد ربوہ

مسل نمبر 34718 میں عبدالجبار ولد محمد عمر علائی قوم ہرنال پیشہ سرکاری ملازمت عمر 28 سال بیعت 1999ء ساکن سید پور ضلع کوٹلی AK بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/4086 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عبدالجبار ولد محمد عمر علائی سید پور ضلع کوٹلی AK گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم الدین احمد ولد چوہدری علیم الدین کوٹلی AK گواہ شد نمبر 2 مشہود احمد وصیت نمبر 27380

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور انور نے اس کا نام "مبشر احمد یار وڑائچ" عطا فرمایا ہے بچہ مکرم چوہدری محمد شریف وڑائچ سابق صدر جماعت احمدیہ رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا پوتا اور مکرم ملک عبدالرشید صاحب چک گلاں ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے میرے دوسرے دونوں بچے بھی وقف نو میں ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اولاد کو وقف نو کے تقاضے پورے کرنے والا بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد دین صاحب دفتر دارالذکر لاہور کے بیٹے مکرم بشیر الدین ناصر صاحب کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ شفایابی کیلئے درخواست ہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے C.U.I وارڈ میں داخل ہیں احباب سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(عبدالسمیع خان۔ایڈیٹر الفضل)

مکرم مرزا افضل صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب دارالیمن غربی ربوہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا افضل بیگ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ میرے سسر مکرم ملک محمد دین ونیس صاحب آف کبیر والا ولد ملک محمد بخش صاحب مورخہ 10 مارچ 2003ء بروز سوموار بعمر 78ل وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ان کے گھر کبیر والا میں سہ پہر 4:30 بجے مکرم حافظ محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی جنازہ تدفین کیلئے خانیوال لے جایا گیا۔ امیر صاحب ضلع خانیوال مکرم نعیم اللہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم ملک صاحب نے 18 سال کی عمر میں بیعت کی۔ مرحوم نماز تہجد صوم وصلوۃ کے سختی سے پابند اور بیت الذکر کی زینت تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعزاز

مکرمہ صدف جبین صاحبہ ایف بی جی ماڈل سکول منگلا کینٹ بنت مکرم محمد انور گوگا صاحب ناظم ضلع انصاراللہ جہلم کھاریاں ریجن میں فیڈرل سکولز میں مقابلہ اردو تقریر اول ٹھہری ہیں اور آل پاکستان فیڈرل گورنمنٹ پبلک سکولز میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طالبہ کیلئے مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے موقع پر اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا لازمی ہے)

4۔ درخواست پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

"اہلیت"

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

"انٹرویو"

☆ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 19۔اپریل 2003ء بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے بمقام مدرسۃ الحفظ

☆ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 20۔اپریل بروز اتوار صبح 8:00 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

عارضی لسٹ اور تدریس

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 22۔اپریل 2003ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی تدریس کا آغاز مورخہ 26 اپریل بروز ہفتہ سے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نوٹ: حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس: ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

پوسٹ کوڈ نمبر 35460 فون 04524-212473

(نظارت تعلیم)

عراق پر حملے کی خبریں

بغداد سمیت عراق کے مختلف شہروں پر اتحادی فوج کے حملے جاری ہیں تاہم اسے عراقیوں کی جانب سے شدید مزاحمت کا سامنا ہے ناصریہ میں گلی گلی لڑائی ہو رہی ہے۔ امریکی فوج نے دریائے فرات پار کر لیا ہے دریا عبور کرتے ہی اس پر عراقی فوج نے مارٹر گولوں سے حملہ کیا۔ تکریت کرکوک اور موصل پر نئی بمباری کی گئی۔ برطانوی فوج نے کہا ہے کہ بصرہ ہدف رہے گا لیکن ہم شہر کے اندر داخل نہیں ہوں گے۔ اے پی کے مطابق بغداد کے گرد مزید خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ جدید اسلحہ اور سپلائی سے لدے مزید 6 امریکی بحری جہاز نہر سویز میں داخل ہو چکے ہیں اب ان کی منزل خلیج ہے۔ امریکی کمانڈر کینتھ پریسٹن نے دعویٰ کیا ہے کہ نجف میں لڑائی کے دوران 500 عراقی جاں بحق ہو گئے۔

بغداد کی جانب بڑھنے والی امریکی فوج ریت کے طوفان میں پھنس گئی ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں فوجیوں اور سینکڑوں ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ دو ہیلی کاپٹر اور ان کا عملہ بھی لاپتہ ہو گیا ہے۔ امریکی فضائیہ کے ماہر موسمیات نے بتایا کہ ریت کا طوفان اتنا شدید ہے کہ 100 میٹر سے آگے کوئی چیز نہیں دکھائی دیتی اور طوفان کی رفتار 35 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے جس کی وجہ سے امریکی 101 ائر بورن ڈویژن کی تمام سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں۔

ناصریہ کے جنوب اور جنوب مغرب میں لڑائی کے دوران عراقی فوج نے مزید 18 اتحادی فوجی ہلاک کر دیئے۔ تین ہیلی کاپٹر مار گرائے اور 30 سے زیادہ فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں۔ عراقی وزیر اطلاعات نے پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ ناصریہ کے ارد گرد لڑائی کے دوران دشمن کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ امریکہ کے اعلیٰ سرکاری حکام یہ سمجھتے ہیں کہ صدر صدام حسین زندہ ہیں۔ امریکی فوج نے عراق کے وسطی علاقے میں ایک ہوائی اڈہ بنایا ہے جہاں سے جاسوس طیارے عراقی فوجی ٹھکانوں اور تنصیبات سے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے پروازیں کرتے ہیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سول نافرمانی کی تحریک

عراق پر جنگ مسلط کرنے کے خلاف امریکہ میں سول نافرمانی کی تحریک کے دوران ملک بھر میں یونیورسٹی طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ اور مظاہرین نے حکومتی دفاتر کا گھیراؤ کیا جس کے بعد سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ جنوبی کوریا میں پارلیمنٹ کے باہر جھڑپیں ہوئیں۔ فرانس، بنگلہ دیش، شام، افغانستان، مصر، لیبیا، سوڈان، یونان، ایران، ملائیشیا، نیوزی لینڈ، برازیل، جرمنی، اٹلی سمیت درجنوں ملکوں میں امریکی سفارتخانوں کے سامنے زبردست احتجاجی ریلیاں منعقد ہوئیں۔

عراق کے خلاف جنگ میں 75 ارب ڈالر خرچ ہونگے

امریکی صدر بش نے کانگرس ارکان سے ملاقات کی ہے اور انہیں بتایا ہے کہ عراق کے خلاف جنگ میں 74.7 ارب ڈالر خرچ ہونگے۔

عراق میں وسیع البنیاد حکومت قائم ہوگی

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ صدام حسین کے بعد عراق میں وسیع البنیاد حکومت قائم ہوگی اور تمام عراقی طبقوں کو نمائندگی دی جائے گی۔ اور اس کی اقوام متحدہ سے توثیق بھی کرائی جائے گی۔

عرب ممالک تیل کی سپلائی بند کر دیں

عراق کے نائب صدر نے کہا ہے کہ امریکہ عراق پر حملہ کر کے تمام قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ہم اس قبضہ کی مزاحمت کریں گے۔ عراقی قوم ایک جنگجو قوم ہے جو مزاحمت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ عرب ممالک کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر امریکہ، برطانیہ اور اتحادی ممالک کو تیل کی سپلائی بند کریں اور ان ممالک کو عراق پر حملہ کرنے کیلئے تمام دی گئی جگہوں پر بھی پابندی لگائی جائے۔

امریکی الزامات سے تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں

روس کے صدر ولادی میر پوٹن نے امریکی صدر جارج واکر بش کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران روسی فرموں کی جانب سے عراق کو فوجی سامان کی فراہمی کے امریکی الزامات کو مسترد کر دیا۔ اور کہا کہ امریکی الزامات سے تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔

صدام حسین کا مکمل کنٹرول ہے

عراقی نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ صدام حسین کا عراق پر مکمل کنٹرول ہے ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔ یہ بات انہوں نے مغربی پراپیگنڈے کا جواب دیتے ہوئے ایک پریس کانفرنس میں کہی۔

عطیہ چشم آپ کی آنکھوں کی روشنی آگے منتقل کرنے کا ذریعہ ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	28مارچ	زوال آفتاب	12-14
جمعہ	28مارچ	غروب آفتاب	6-27
ہفتہ	29مارچ	طلوع فجر	4-37
ہفتہ	29مارچ	طلوع آفتاب	5-59

پاک فوج منہ توڑ جواب دیگی صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاک آرمی دشمن کو ہر محاذ پر منہ توڑ جواب دینے اور وطن عزیز کے چپے چپے کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

پاک چین تعلقات وزیر اعظم پاکستان میر ظفراللہ جمالی نے بیجنگ کے عوامی ہال میں چینی صدر ہوجن تاؤ سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے عراق جنگ کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ اقتصادی اور دفاعی تعاون کو فروغ دینے پر اتفاق رائے کیا گیا۔ پیپلز کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ دونوں ملکوں کی دوستی مثالی ہے۔ جو مستقبل میں مزید بہتر ہوگی۔ چینی سرمایہ کاروں کو پاکستان میں خوش آمدید کہیں گے۔

جنگ بند کی جائے وزیر اعظم ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ عراق کا مسئلہ حل کرنے کیلئے سلامتی کونسل کردار ادا کرے۔ عراق کے خلاف جنگ فوری طور پر بند کی جائے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ ایک اور لیگ آف نیشن ثابت ہو۔ چینی دانشوروں اور سیاسی تجزیہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاک بھارت تعلقات معمول پر لانے کیلئے مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے۔

بجلی کی قیمت میں اضافے کا امکان فرنس آئل کی قیمت میں اضافے کے باعث بجلی کی قیمت میں 12 پیسے فی یونٹ اضافے کا امکان ہے۔ بجلی کی قیمتوں میں ہونے والے اس ممکنہ اضافے پر صارفین نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بجلی کی قیمت میں مسلسل اضافہ کیا جارہا ہے۔ جبکہ عوام کو کوئی ریلیف نہیں دیا جارہا۔

پنجاب ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ اتھارٹی کے تحت لاہور' گوجرانوالہ' ملتان' فیصل آباد اور دوسرے شہروں میں بڑے ترقیاتی منصوبے شروع ہونگے۔ جنوبی پنجاب کی ترقی کیلئے خصوصی پیکج تیار ہوگا۔

6 ٹرک ڈرائیور قتل کوئٹہ کے قریب نیشنل ہائی وے پر مسلح افراد نے ہوٹل میں بیٹھے ٹرک ڈرائیوروں پر حملہ کر کے 6 کو موقع پر ہلاک اور درجنوں کو زخمی کر دیا۔ گولیاں لگنے سے پٹرول پمپ کو آگ لگ گئی۔

جیلوں میں اصلاحات وزیر اعلیٰ پنجاب کی صدارت میں منعقدہ ایک اجلاس میں جیلوں میں پنکھے لگانے اور ٹھنڈے پانی کی فراہمی' خواتین کے لئے بخشی خانوں کے قیام اور قیدیوں کے کھانے اور ادویات کیلئے مختص رقوم میں اضافے کا حکم دیا ہے۔

چشمہ پر ایک اور نیوکلیئر پاور پلانٹ پاکستان اور چین کے درمیان چشمہ کے مقام پر 300 میگاواٹ کے ایک اور نیوکلیئر پاور پلانٹ کی تنصیب کا معاہدہ ہو گیا ہے۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29